مطبوعات

یہودیت و مسیحیت از جناب ڈاکٹر احسان الحق رانا۔ ناشر: مسلم اکادمی، محمد نگر، لاہور۔ صفحات ۳۹۶ رنگین کور۔ قیمت: -/۴۰ روپے خصوصی مجلد -/۴۵ روپے

یہ کتاب کیا ہے اور کیا نہیں کی بات تو رہی الگ، دلچسپ بات یہ ہے کہ اسے بڑی "تاریخی حیثیت" حاصل ہے۔ کیونکہ کتاب اور کتاب سے زیادہ اس کے مؤلف کو جن "مراحلِ شوق" سے گزرنا پڑا ہے اُن کو جان کر سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ یوں سمجھیے کہ مؤلف کو اس شاندار کام پر بڑا بھاری انعام ملا۔

ڈاکٹر احسان الحق رانا تعلیمی لحاظ سے ایم۔ایس سی (آنرز) پی۔ایچ۔ڈی (پنجاب) ایم۔ایس (کولمبیا) کے مراتب رکھتے ہیں۔ پاکستان کے واحد ادارہ حفظانِ صحت (کالج آف کمیونٹی میڈیسن) لاہور میں علم الاغذیہ والصحت کے پروفیسر کی حیثیت سے بیسویں گریڈ پر مامور تھے۔ اس خاص شعبے میں چونکہ کوئی دوسرا صاحب استعداد آدمی موجود نہ تھا، اس لیے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ان کو مامور رکھا گیا۔ ظاہر ہے کہ ڈاکٹر صاحب سائنس کے آدمی تھے اور صحت و غذا کے مسائل پر مطالعہ کرتے، لکھتے اور دوسروں کو تعلیم دیتے تھے۔ ٹیلیفون ڈائرکٹری سے اُن کا پتہ حاصل کر کے کسی مشنری ادارے نے اُن کو امریکہ سے "زندہ کلام" کے نام سے ایک بائبل بھجوائی۔ اُسے پڑھا تو انبیاء کے بارے میں تکلیف دہ مندرجات پڑھ کر تجسس پیدا ہوا۔ عیسائی اداروں سے مراسلت کی اور مسیحی لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا۔ پھر آہستہ آہستہ بہت سی کتابیں خریدیں اور ۶ سال کے مطالعہ و تحقیق کے بعد یہ کتاب لکھی۔

ابھی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی کہ ایک مسیحی ڈاکٹر ایل پیٹرک اسلام آباد سے چلے اور تھانہ سول لائنز لاہور آ کر ۳ دسمبر ۱۹۸۰ء کو ڈاکٹر رانا کے خلاف ایک بے سروپا رپورٹ درج کرائی کہ ڈاکٹر رانا کی کتاب سے اُن کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ دلچسپ یہ کہ اُس وقت تک کتاب چھپی ہی نہ تھی۔ بصورت

مسودہ تھی۔ شہر بسا نہیں، اچکے پہلے موجود۔ مولف کو پکا مجرم بنانے کے لیے دعویٰ یہ کیا گیا کہ یہ کتاب سرکاری کاغذ پر سرکاری ادارے میں چھپی ہے اور سرکاری خرچ پر ہی لوگوں کو دی گئی ہے۔

مسیحی حضرات کا رتبہ و اثر دیکھیے کہ اُسی دن سرکاری مشینری حرکت میں آگئی۔ بغیر اس کے کہ کتاب کے مندرجات کی جانچ پڑتال ہوتی اور بغیر اس کے کہ ڈاکٹر رانا کے کالج کے پرنسل کے علم میں یہ معاملہ لایا جاتا، ۳ دسمبر ہی کی رات کو ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب کا یہ حکم ملا کہ ۶ دسمبر کو پیش ہو کر وجہ بتائیں کہ کیوں نہ اُن کی کتاب کو ضبط کیا جائے۔ مگر پیش ہونے اور وجہ بتانے کی تاریخ آنے سے پہلے ہی ۴ اور ۵ دسمبر کی درمیانی رات کو پولیس ڈاکٹر صاحب کے ہاں پہنچی، بلا وارنٹ گھر اور دفتر کی تلاشی لی، تمام متعلقہ کاغذات قبضہ میں کیے اور پروفیسر رانا کو تھانہ سول لائینز میں لے کر بند کر دیا۔ نہ گھر والوں کو پتہ دیا اور نہ اُن کی ضمانت لی، کیونکہ اُن کو ناقابلِ ضمانت جرم کے تحت پکڑا گیا تھا۔ آخر اس ۵۶ سالہ محقق ڈاکٹر کو ہتھکڑی لگا کر مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور ۱۵ دسمبر کو عبوری ضمانت منظور ہوئی۔ اشاعت سے پہلے ہی کتاب کی ضبطی کے احکام بھی جاری ہو گئے۔ اُدھر حکومت نے محکمانہ تحقیقاتی کارروائی کرائی اور افسر بکارِ خاص نے چھان بین کر کے ڈاکٹر رانا کو الزامات سے بری قرار دیا۔ لیکن ملازمت سے برطرفی کا جو حکم پہلے سے نافذ ہو چکا تھا، اسے واپس نہیں لیا گیا اور ڈاکٹر صاحب کی ملازمت ختم ہو گئی۔

اس صورتِ واقعہ سے جب اربابِ علم و نظر واقف ہوئے تو بہت سے ممتاز علما اور سماجی اکابر یکم جنوری ۱۹۸۱ء کو "مجلسِ تحفظِ اقدارِ اسلامی" کے تحت جمع ہوئے۔ مجلس کا مامور کردہ وفد گورنر پنجاب سے ملا۔ تب ڈاکٹر صاحب کو بری قرار دیا گیا۔ اور ۱۸ جنوری ۱۹۸۱ء کو کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ ہوا۔

میرا خیال ہے کہ اس کہانی کو بیان کرنے کے بعد کتاب کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی، تاہم میں حافظ نذر احمد صاحب کے چند الفاظ یہاں نقل کرتا ہوں جو انہوں نے کتاب کے پیش لفظ کے طور پر مکّہ مکرمہ میں لکھے ہیں:

"کتاب اوّل سے آخر تک بائیبل مقدس اور دیگر ثقہ مسیحی کتب کے اقتباسات سے پُر ہے...... جن کی تعداد کم و بیش پانچ سو ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بالعموم (ان اقتباسات کے ساتھ۔ مدیر) اپنی طرف سے...... چند تمہیدی کلمات لکھنے پر اکتفا کیا ہے یا چند سطری تجزیہ کیا ہے"۔

یوں سمجھیے کہ یہودیت اور مسیحیت کے متعلق مستند حوالوں سے یہ ثابت کر دیا گیا کہ اہل کتاب خدا کی کتابوں اور اُس کے دین کی حفاظت نہیں کر سکے، تعلیمات ضائع بھی ہوئیں اور جو بچیں ان میں تحریف کی جاتی رہی۔ خدا کے انبیاء پر بہتان باندھے گئے۔ اور ایسے ایسے عقیدے اور تصورات گھڑ لیے گئے جن کے لیے خدا کے دین میں کوئی جگہ نہیں۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کتاب کی نشر و اشاعت میں صدیقی ٹرسٹ (نسیم پلازا، لسبیلہ روڈ، کراچی) کا تعاون بھی شامل ہے۔

بائیبل کی تالیف اور تحریف | مؤلف مولانا حکیم انیس احمد صدیقی۔ ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نسیم پلازا، لسبیلہ روڈ کراچی ۵۔ صفحات: ۵۹ قیمت: ۳ روپے

اس کتابچے پر تفصیل سے کچھ لکھنے کا موقع نہیں۔ ساری بات عنوان سے ظاہر ہے۔ لفظی اور معنوی دونوں طرح کی تحریف پر گفتگو کی گئی ہے۔ مقالہ تحقیقی ہے اور معلومات افزا۔

خاتونِ خانہ | تالیف: الاستاذ مظہر علی ادیب۔ ناشر: مکتبہ ذکریٰ، رام پور (انڈیا)

سوا سو صفحات کی یہ کتاب آفسٹ کی خوبصورت طباعت اور رنگین ٹائیٹل ہی سے آراستہ نہیں، بلکہ مظہر علی ادیب صاحب نے بات کو بڑی ادبیت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں ایک طرف پردے کے شرعی احکام کی وضاحت اور دوسری طرف موجودہ حالات میں خواتین کو جن مسائل کا سامنا ہے، اُن کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔ مؤلف نے یہ بھی دکھایا ہے کہ مغرب میں مخلوط بے پردہ معاشرت نے کیا نتائج و اثرات پیدا کیے ہیں اور یہاں کی خواتین کو کس طرح اپنا تحفّظ کرنا چاہیے۔

موضوع کے مطابق تو جو کچھ مظہر علی ادیب صاحب نے لکھا ہے، مناسب لکھا ہے اور پردہ (مؤلفہ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ) کے مقابلے میں سادہ اور آسان اور مختصر گفتگو کی ہے۔ مگر مقدمے میں یا کسی اور طرح اصل توجہ خواتین کو بھی اس پر دلانی چاہیے کہ ایمان کیا ہے اور حضورؐ کو خدا کا رسول ماننے کے

بعد تسلیم و رضا کی کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں - ایمان لانے والوں کو تو صرف یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ نے کسی معاملے میں کیا فرمایا ہے اور جو کچھ فرمایا اس کا مفہوم کیا ہے اور اس سلسلے میں حضورؐ اور حضورؐ کی تیار کردہ سوسائٹی کا نمونۂ عمل کیا تھا - اس کے بعد چند و چگوں میں پڑنا اور احکام سے گریز کی راہیں نکالنا یا کھلی بغاوت کرنا اور من پسند مفاد اور دلچسپیوں کو اہمیت دینا مسلکِ اہلِ ایمان کے خلاف ہے -

---

ماہنامہ تعلیمات کا سیّد مودودیؒ نمبر

ترجمان مجلہ من جانب انجمن فاضلین ادارۂ تعلیم و تحقیق پنجاب، نیو کیمپس، لاہور
صفحات: ۲۱۶ - قیمت: سیّد مودودیؒ نمبر - ۱۵/ روپے - عام شمارہ ۲/۵۰ روپے
چندہ سالانہ - ۲۵/ روپے

اس خاص نمبر کا اتنا ہی تعارف کافی ہے کہ اس میں مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے تعلیمی افکار و نظریات پیش کیے گئے ہیں - تین اڈیٹروں کے علاوہ متعدد نامور ملکی اور غیر ملکی لکھنے والوں کی کاوشیں اس میں شریک ہیں - یہ نمبر خاصا مقبول ہوا ہے - رنگین سرورق دبیز آرٹ پیپر پر ہے -

---

اعتذار

ماہ جنوری کے پہلے نصف میں مجھے دو سفر اسلام آباد کے پیش آئے اور اب کراچی کے سفر کی تیاری ہے - شدید مصروفیت کی وجہ سے بہت سی ضروری کتابوں کا تعارف مرتب نہیں کر سکا - مصنفین اور ناشرین سے معذرت -

(نعیم صدیقی)